ساحلی ڈائری: ۱۴ مارچ سے ۲۱ مارچ تک بندرگاہ پر کیا کچھ ہوا، کون آیا اور کون گیا

ساحل نامہ / پیلا پتن

ہفتے کی صبح پیلا پتن کے بندرگاہی دفتر میں جو رجسٹر کھولا گیا اُس میں 14 مارچ سے 21 مارچ تک 37 کشتیاں درج ہوئیں۔ یہ اعداد بظاہر معمولی لگتے ہیں، مگر ان کے پیچھے ایک پورا ہفتہ ہے جس میں موسم، مزدور اور منڈی تینوں نے اپنا اپنا حصہ ڈالا۔ ڈائری کا مقصد یہی ہے کہ ہر ہفتے کی کہانی کاغذ پر اُتر جائے تاکہ اگلے برس کے ملاح بھی دیکھ سکیں کہ پچھلے برس کون سا موسم کب آیا تھا۔

پیر کی صبح تین کشتیاں روانہ ہوئیں اور چار واپس لنگر انداز ہوئیں۔ واپسی والی کشتیوں پر کل 1,240 کلو مچھلی لدی تھی۔ بندرگاہ کے منشی کے مطابق یہ تعداد پچھلے ہفتے کے مقابلے میں 18 فیصد کم ہے۔ وجہ صاف ہے: سمندر میں ہوا تیز چلی اور کئی کشتیوں کو واپس آنا پڑا۔ ایک کشتی کے ملاح نے کہا کہ جال ڈالنے کا وقت تو ملا مگر جال اتنا بھرا نہیں جتنا امید تھی۔ یہ جملہ ڈائری میں درج کرنا ضروری ہے کیونکہ یہی جملہ اگلے ہفتے کسی اور کے منہ سے سنا جائے گا۔

منگل کو منڈی میں بولی 312 روپے فی کلو تک گئی اور بدھ کو 287 روپے پر آ گئی۔ گراوٹ کی وجہ سادہ ہے: منگل کو بازار میں مال کم تھا اور بدھ کو دو کشتیاں ایک ساتھ پہنچ گئیں۔ بیوپاریوں کی انجمن کے صدر نے کہا کہ برف کا بندوبست بہتر ہونا چاہیے تاکہ مال روکا نہ جائے۔ برف کا کارخانہ شہر سے 6 کلومیٹر دور ہے اور گرمی میں برف پگھل کر آدھی رہ جاتی ہے۔ یہ مسئلہ ہر سال دہرایا جاتا ہے مگر رجسٹر میں پہلی بار لکھا گیا ہے۔

جمعرات کو ایک کشتی کے انجن میں خرابی آئی اور وہ گھاٹ پر لگانی پڑی۔ مرمت کا خرچہ 4 ہزار روپے رہا۔ یہ رقم کشتی کے مالک نے اپنی جیب سے دی۔ ڈائری میں یہ بھی درج ہے کہ انجن کا پرزہ کراچی سے منگوانا پڑے گا اور اگلی کشتی اتوار کو روانہ ہوگی۔ یہ تفصیل اس لیے اہم ہے کہ اگر کسی اور کا انجن بھی اسی دن خراب ہو تو سب کو معلوم ہو کہ پرزہ کہاں ملے گا۔

ہفتے کے آخر میں بندرگاہ پر 9 نئے مزدور رجسٹر ہوئے۔ ان میں 2 بچے تھے جو کشتیوں پر برف اور پانی ڈھوتے ہیں۔ ڈائری میں ان کی اجرت 600 روپے فی ہفتہ لکھی گئی ہے۔ یہ اعداد اس لیے لکھے جاتے ہیں کہ کل کو کوئی پوچھے تو کاغذ موجود ہو۔ ایک بزرگ ملاح نے کہا کہ پہلے یہ حساب زبانی ہوتا تھا اور جھگڑا ہوتا تھا، اب کاغذ ہے تو بات کم ہوتی ہے۔

اتوار کو بندرگاہ بند رہی۔ گھاٹ پر 23 کشتیاں رسیوں سے بندھی رہیں اور ملاح اپنے جالوں کی مرمت کرتے رہے۔ یہ دن ڈائری میں خالی نہیں چھوڑا گیا کیونکہ آرام بھی کام کا حصہ ہے اور اگر دفتر بند ہو تو اگلے دن کی قطار لمبی ہو جاتی ہے۔ ہفتے کی شام تک 37 میں سے 31 کشتیاں واپس آ چکی تھیں اور باقی 6 کے بارے میں اندازہ تھا کہ وہ پیر کی صبح تک پہنچ جائیں گی۔

ڈائری کا یہ صفحہ اگر کسی کے کام آئے تو وہی اس کا مصنف ہے۔ ہم صرف وہ لکھ رہے ہیں جو دفتر میں درج ہوا اور جو گھاٹ پر دیکھا گیا۔ اگلے ہفتے کا صفحہ 28 مارچ کو لکھا جائے گا اور اس میں ہر وہ بات آئے گی جو اس صفحے میں نہیں آ سکی۔

ڈائری کا پہلا صفحہ: ۱۴ مارچ سے ۲۱ مارچ تک بندرگاہ پر کیا کچھ ہوا

سمندر نامہ / ساحلی ڈائری

ہفتے کی صبح بندرگاہ پر ہوا میں نمک کی تہہ جمی ہوئی تھی اور گھاٹ پر بندھی کشتیاں آپس میں ٹکرا رہی تھیں۔ یہ منظر ہر سال مارچ کے پہلے ہفتے میں دہرایا جاتا ہے، مگر اس بار فرق یہ تھا کہ ہم نے اسے لکھنا شروع کر دیا۔ ڈائری کا مقصد یہی ہے کہ جو بات زبانی کہی جائے وہ کل کو بھول نہ جائے اور جو غلطی ایک ملاح کرے وہ دوسرا نہ دہرائے۔ یہ صفحہ اُس ہفتے کا حال ہے جو 14 مارچ سے 21 مارچ تک بندرگاہ پر گزرا۔

پیر کی صبح 6 بجے تک 12 کشتیاں لنگر اٹھا چکی تھیں۔ منشی کے رجسٹر کے مطابق اُس دن 41 ملاح رجسٹر ہوئے اور 9 کشتیوں کی مرمت درج کی گئی۔ ایک کشتی کا انجن خراب تھا اور اُسے کنارے پر کھینچنا پڑا۔ یہ تفصیل اس لیے اہم ہے کہ اگر کسی کو کل پوچھنا ہو کہ فلاں کشتی کب واپس آئی تو جواب کاغذ پر موجود ہو، یادداشت پر نہیں۔

منگل کو منڈی میں بولی 312 روپے فی کلو تک گئی اور بدھ کو 287 روپے پر آ گئی۔ گراوٹ کی وجہ سادہ ہے: منگل کو بازار میں مال کم تھا اور بدھ کو دو کشتیاں ایک ساتھ پہنچ گئیں۔ بیوپاریوں کی انجمن کے صدر نے کہا کہ برف کا بندوبست بہتر ہونا چاہیے تاکہ مال روکا نہ جائے۔ برف کا کارخانہ شہر سے 6 کلومیٹر دور ہے اور گرمی میں برف پگھل کر آدھی رہ جاتی ہے۔ یہ مسئلہ ہر سال دہرایا جاتا ہے مگر رجسٹر میں پہلی بار لکھا گیا ہے۔

جمعرات کو ایک کشتی کے انجن میں خرابی آئی اور وہ گھاٹ پر لگانی پڑی۔ مرمت کا خرچہ 4 ہزار روپے رہا۔ یہ رقم کشتی کے مالک نے اپنی جیب سے دی۔ ڈائری میں یہ بھی درج ہے کہ انجن کا پرزہ کراچی سے منگوانا پڑے گا اور اگلی کشتی اتوار کو روانہ ہوگی۔ یہ تفصیل اس لیے اہم ہے کہ اگر کسی اور کا انجن بھی اسی دن خراب ہو تو سب کو معلوم ہو کہ پرزہ کہاں ملے گا۔

ہفتے کے آخر میں بندرگاہ پر 9 نئے مزدور رجسٹر ہوئے۔ ان میں 2 بچے تھے جو کشتیوں پر برف اور پانی ڈھوتے ہیں۔ ڈائری میں ان کی اجرت 600 روپے فی ہفتہ لکھی گئی ہے۔ یہ اعداد اس لیے لکھے جاتے ہیں کہ کل کو کوئی پوچھے تو کاغذ موجود ہو۔ ایک بزرگ ملاح نے کہا کہ پہلے یہ حساب زبانی ہوتا تھا اور جھگڑا ہوتا تھا، اب کاغذ ہے تو بات کم ہوتی ہے۔

اتوار کو بندرگاہ بند رہی۔ گھاٹ پر 23 کشتیاں رسیوں سے بندھی رہیں اور ملاح اپنے جالوں کی مرمت کرتے رہے۔ یہ دن ڈائری میں خالی نہیں چھوڑا گیا کیونکہ آرام بھی کام کا حصہ ہے اور اگر دفتر بند ہو تو اگلے دن کی قطار لمبی ہو جاتی ہے۔ ہفتے کی شام تک 37 میں سے 31 کشتیاں واپس آ چکی تھیں اور باقی 6 کے بارے میں اندازہ تھا کہ وہ پیر کی صبح تک پہنچ جائیں گی۔

ڈائری کا یہ صفحہ اگر کسی کے کام آئے تو وہی اس کا مصنف ہے۔ ہم صرف وہ لکھ رہے ہیں جو دفتر میں درج ہوا اور جو گھاٹ پر دیکھا گیا۔ اگلے ہفتے کا صفحہ 28 مارچ کو لکھا جائے گا اور اس میں ہر وہ بات آئے گی جو اس صفحے میں نہیں آ سکی۔

ساحلی ڈائری: ۱۴ مارچ سے ۲۱ مارچ تک بندرگاہ پر کیا کچھ ہوا، کون آیا اور کون گی